# قضا نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا

**مجیب:** مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

**فتوی نمبر:** MUI-0140

**تاریخ اجراء:** 27ذوالقعدۃ1445ھ/5جون2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم کچھ ساتھی تھے سب کی نماز قضا ہوگئی، اب ایک مسجد میں رُک کر سب کو قضا نماز پڑھنی تھی، تو ہم اکیلے پڑھ رہے تھے کہ ایک عالم صاحب نے قضا کی جماعت شروع کر دی۔ تو کیا قضا نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے؟ نیز میں نے نماز شروع کر دی تھی، تو میرے لیے کیا حکم تھا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی عام معاملے کی وجہ سے پوری جماعت کی نماز قضا ہو گئی، تو قضا نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ومسنون ہے، اور مسجد میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ تاہم اگر کسی خاص وجہ سے بعض افراد کی نماز قضا ہو گئی، جیسے پوچھی گئی صورت میں، تو اب گھر میں تنہا پڑھنے کا حکم ہے۔ ہاں تنہا مسجد میں بھی پڑھ سکتے ہیں، جبکہ دوسروں پر قضا کا اظہار نہ ہو۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ آپ لوگوں نے تنہا قضا نماز پڑھنی شروع کی تھی کہ اس دوران ایک عالم صاحب نے اسی قضا نماز کی جماعت شروع کر دی، تو اب کیا کیا جائے۔ اب یہاں دو پہلو ہیں، ایک تو یہ کہ اپنی نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے کہ یہ توڑنا بلا عذر نہیں، بلکہ فضیلت جماعت حاصل کرنے اور اکمال کے لیے ہے۔ دوسرا یہ کہ شامل نہ ہو ؛ کیونکہ قضا کا اظہار پایا جارہا ہے کہ اس عالم کو جماعت میں شامل ہونے کے سبب قضا ادا کرنا ظاہر ہو جائے گا۔ چونکہ یہاں توڑنے اور جماعت میں شامل ہونے کا حکم صرف جائز ہے، جبکہ قضا کا اظہار گناہ اور اس کا چھپانا واجب ہے۔ لہذا ترجیح واجب والے پہلو کو ہو گی اور نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونا، جائز نہیں ہو گا۔ پوچھی گئی صورت میں آپ کے لیے یہی حکم تھا کہ نماز نہ توڑیں بلکہ تنہا ہی مکمل کریں۔

فتاوی رضویہ میں ہے: ”اگر کسی امر عام کی وجہ سے جماعت بھر کی نماز قضا ہو گئی، تو جماعت سے پڑھیں، یہی افضل ومسنون ہے اور مسجد میں بھی پڑھ سکتے ہیں، اور جہری نمازوں میں امام پر جہر واجب ہے، اگرچہ قضا ہو۔ اور اگر بوجہ خاص بعض اشخاص کی نماز جاتی رہی، تو گھر میں تنہا پڑھیں کہ معصیت کا اظہار بھی معصیت ہے، قضا حتی الامکان جلد ہو، تعیین وقت کچھ نہیں، ایک وقت میں سب وقتوں کی پڑھ سکتا ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 162، برکات رضا پوربندر)

در مختار اور رد المحتار کے باب قضاء الفوائت میں ہے: ”وينبغي أن لا يطلع غيره على قضائه لأن التأخير معصية فلا يظهرها. تقدم في باب الأذان أنه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلله الشارح بما هنا من أن التأخير معصية فلا يظهرها. وظاهره أن الممنوع هو القضاء مع الاطلاع عليه، سواء كان في المسجد أو غيره كما أفاده في المنح.. قلت: والظاهر أن ينبغي هنا للوجوب وأن الكراهة تحريمية لأن إظهار المعصية معصية“ ترجمہ: صاحب در مختار فرماتے ہیں کہ اپنی قضا نماز سے دوسرے کو باخبر نہ کریں کہ وقت گزار کر نماز پڑھنا گناہ ہے، لہذا اسے ظاہر نہ کریں۔ اس کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں کہ باب الاذان میں یہ بات گزری کہ مسجد میں قضا نماز پڑھنا مکروہ ہے اور شارح نے اس کی علت یہ بیان کی کہ وقت گزار کر نماز پڑھنا گناہ ہے، لہذا اسے ظاہر نہ کریں۔ **اس کا ظاہر یہ ہے کہ ممانعت قضا کو ظاہر کر کے پڑھنے کی ہے، خواہ مسجد میں ہو یا کسی اور جگہ**، جیسا کہ منح الغفار میں اس کا افادہ کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہاں لفظ "ینبغی "وجوب کے لیے ہے، اور کراہت تحریمی ہے، کہ گناہ کا اظہار گناہ ہے۔“ (در مختار، جلد 2، صفحہ 77، دار الفکر بیروت)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے مکروہ تحریمی ہونے کی تائید کی ہے، چنانچہ جد الممتار میں ہے: ”قوله: أن المكروه قضاؤها: سيأتي آخر قضاء الفوائت من المحشي استظهاراً أن الكراهة فيه تحريمية وهو ظاهر“ در مختار میں مسجد میں قضا پڑھنے کے حوالے سے جو مکروہ لکھا ہے، اس کے متعلق **محشی اپنی طرف سے یہ ظاہر کریں گے کہ اس سے مراد مکروہ تحریمی ہے، اور یہی ظاہر بھی ہے۔**“ (جد الممتار، جلد 3، صفحہ 58، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قضا نماز شروع کر دی کہ بعینہ اسی قضا کی جماعت قائم کی گئی، تو اس حوالے سے رد المحتار میں ہے: ”إذا شرع في صلاة قضاء ثم شرع الإمام في الأداء فإنه لا يقطع، وإنما حملناه على هذا لأنه إذا شرع في قضاء فرض فأقيمت الجماعة في ذلك الفرض بعينه يقطع كما جزم به في إمداد الفتاح“ ترجمہ: قضا نماز شروع کی کہ

پھر امام نے ادا شروع کر دی، تو اپنی نماز نہ توڑے۔ ہم نے اسے ادا پر اس لیے محمول کیا ہے کہ **اگر فرض کی قضا شروع کی تھی کہ بعینہ اسی قضا کی جماعت قائم ہو گئی تو اپنی نماز کو توڑ کر شامل ہو جائے۔**" (رد المحتار، جلد2، صفحہ502، دار الکتب العلمیہ)

**فتح اللہ المعین میں قضا نماز توڑ کر اسی کی قائم شدہ جماعت میں شامل ہونے کے حوالے سے دو پہلو کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اس کتاب میں ہے:**" فلو أقيم قضاؤها هل له قطعها ويقتدي مقتضى ما ذكروه هنا من التعليل باحراز فضيلة الجماعة ان يكون له ذلك لكن سيأتي في قضاء الفوائت وينبغي ان لا يطلع غيره على قضائه لان التأخير معصية فلا يظهرها" **ترجمہ: اگر اسی قضا کی جماعت قائم ہوئی جسے وہ ادا کر رہا تھا، تو کیا وہ اپنی نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔ تاہم فضیلتِ جماعت حاصل کرنے کی جو علت بیان کی گئی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اسے اس کی اجازت ہے۔ لیکن عنقریب باب قضاء الفوائت میں یہ مسئلہ آئے گا کہ اپنی قضا سے دوسرے کو باخبر نہ کریں، کہ وقت گزار کر نماز ادا کرنا گناہ ہے، اسے ظاہر نہ کریں۔**" (فتح اللہ المعین، جلد1، صفحہ270، جمعیۃ المعارف)

**اپنی قضا نماز توڑ کر اس کی جماعت میں شامل ہونا، جائز ہے واجب نہیں، چنانچہ مراقی الفلاح اور اس کے حاشیہ طحطاوی میں ہے:**" إذا شرع المصلي في أداء قضائه منفردا فأقيمت الجماعة فإذا لم يقيد بسجدة قطع واقتدى... قوله «قضائه» أي قضاء الفرض الذي أقيم لأنه إكمال لها. ولم يبين المصنف حكم هذا القطع والاقتداء وعبارة الدر تفيد الجواز لأنه شبهه بالجائز فقال: يقطعها لعذر إحراز الجماعة كما لو ندت دابته أو فار قدرها الخ ثم قال ويجب القطع لنحو إنجاز غريق" ترجمہ: **نمازی نے تنہا فرض کی قضا ادا کرنا شروع کی کہ اسی قضا کی جماعت قائم ہو گئی، تو اگر ابھی سجدہ نہیں کیا ہے، تو اسے توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔** علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں اس کی قضا سے مراد اسی فرض کی قضا ہے جس کی جماعت قائم ہوئی کہ اسے توڑنا اس کا اکمال ہے۔ **مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں نماز کو توڑ کر اقتدا کرنے کا حکم بیان نہیں کیا ، البتہ در کی عبارت سے جواز کا افادہ ہوتا ہے کہ** انہوں نے اسے جواز والی صورتوں سے تشبیہ دی ہے کہ فرمایا: تحصیل جماعت کے عذر کی بنا پر اپنی نماز توڑ دے، جیسا کہ نمازی کا چوپایہ بھاگ جائے یا ہانڈی ابل رہی ہو، تو نماز توڑنے کی اجازت ہے۔ ہاں بعض صورتوں میں توڑنا واجب ہے، مثلا: ڈوبتے شخص کو بچانے کے لیے۔" **ملخصا** (حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ448، 449، دار الکتب العلمیہ)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم


Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net